٢٨/٠٦/٠٥
٢٨/٠٦/١٣

(١)

٤٨/١٨٤-١٨٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں

① آجکل مشین میں کپڑے اس طرح دھوئے جاتے ہیں کہ مشین میں کپڑے ڈال کر مشین کو چلا دیتے ہیں پھر ان کو نکال کر صاف پانی میں ڈالتے ہیں یہاں تک کہ صابن یا سرف وغیرہ نکل جاتا ہے پھر اس کو کپڑے خشک کرنے والی مشین میں ڈالتے ہیں کچھ لمحوں کے بعد جب کپڑے مشین سے نکالتے ہیں تو خشک ہوتے ہیں کیا اس طریقہ سے دھونے سے کپڑے پاک ہو جاتے ہیں؟

② اگر ناپاک کپڑے کسی بالٹی یا ٹب میں ڈال کر اوپر سے پانی کی ٹونٹی کھول دی جائے یہاں تک پانی بہنے لگے۔ کیا اس طرح پانی جاری کرنے سے کپڑے۔ بالٹی اور اس میں موجود پانی پاک ہو جائے گا۔

③ اگر مشین میں پانی مکمل بھر لیا جائے اور اس پانی میں ناپاک کپڑے ہوں (اور اسی طرح پانی مکمل تو نہ بھرا جائے لیکن اتنا ہو کہ کپڑے اسمیں ڈوبے ہوں) اوپر سے پانی کا نل کھول دیا جائے اور نیچے سے مشین کا پانی خارج ہونے والا سوراخ کھول دیا جائے تو محض پانی خارج ہونے سے ہی مذکورہ اشیاء (مشین، کپڑے اور پانی) پاک ہو جائیں گی؟ یا پورا پانی باہر نکالا جائے؟

④ ناپاکی والی جگہ اگر بہتے پانی کے نیچے کردی جائے اور کچھ دیر کیبعد ایک مرتبہ اس کو نچوڑ لیا جائے تو کیا کپڑا پاک ہو جائیگا یا تین مرتبہ دھو کر نچوڑنا ضروری ہے؟

⑤ لوٹے میں پیشاب کے چند قطرے گرے۔ اوپر سے ٹونٹی کھول دی حتی کہ لوٹے کے اوپر سے پانی بہنے لگا (١) کیا اس وقت لوٹے کا سابقہ پانی پاک ہو جائے گا یا اتنی دیر اوپر پانی بہانا ضروری ہے کہ اندر والا سارا پانی نکل جائے؟ اور اسی طرح ٹینکی میں کوئی پرندہ یا چوہا گر کر مر جانے کی صورت میں اوپر سے پانی چلا کر نیچے سے خارج کر دینے کی صورت میں ٹینکی کی پاکی کا کیا حکم ہے۔

⑥ ٹیوب ویل، نہر یا غسل خانے میں ٹونٹی (فوارے) کے نیچے نہاتے وقت شلوار لنگی میں ہی پیشاب کردیا پھر نہر میں ایک، دو غوطے لگائے یا غسلخانے میں ہی شلوار پہنے پہنے اوپر خوب پانی ڈال لیا۔ کیا مذکورہ طریقوں سے شلوار پاک ہو جائے گی؟

⑦ ناپاک برتن مثلاً بالٹی یا ڈرم (جسمیں تقریباً ایک من پانی آتا ہے) کو اگر چاروں طرف سے اچھی طرح تیز دھار والے پانی سے دھو دیا جائے پھر نہ خشک کیا جائے اور نہ ہی ۳ بار دھویا جائے اس کی صورت یہ ہے برتن کو جھکا کر رکھ دیا پھر پانی کے نل کے ذریعے اس کے اندر اور اوپر چاروں طرف اچھی پانی ڈالا یعنی جاری پانی کی صورت اپنائی تو برتن کی پاکی کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے اگر اس برتن کو بھر کر بھی انڈیلا جائے تو اس بھرے ہوئے پانی کا کوئی مصرف نہیں ہے؟

براہ کرم ہر جز کا علیحدہ جواب ارسال کر کے ممنون و مشکور فرمائیں

المستفتی
محمد ارشد ڈھلکوی
١ جمادی الثانی ١٤٢٨ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Date

الجواب حامداً و مصلیاً

سوال میں ذکر کردہ سوالات کے جوابات سے پہلے چند نکات تمہیدی طور پر ذہن نشین کر لینے چاہئیے تاکہ جوابات سمجھنے میں سہولت پیدا ہو۔ جو درج ذیل ہیں:

ا۔ تطہیرِ ماء اور تطہیرِ ثوب کا مسئلہ خارج از قیاس ہے، قیاس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ کوئی چیز ایک دفعہ ناپاک ہونے کے بعد پھر کسی طریقے سے بھی پاک نہ ہو، کیونکہ اس کے پاک کرنے کیلئے جو پانی بھی اس سے ملا وہ خود ناپاک ہوگیا، لیکن ضرورت کی بناء پر شریعت نے اس قیاس کو ترک کر دیا اور مختلف قسم کے طُرقِ تطہیر کو بیان کردیا۔

ب۔ دوسری بات یہ ہے کہ کپڑے کے پاک ہونے کیلئے غاسل (دھونے والا) کا ظنِ غالب کافی ہے کہ کپڑا پاک ہوگیا یا تین مرتبہ دھونا اور نچوڑنا بھی شرط ہے چاہے طہارت کا ظنِ غالب تثلیث سے پہلے حاصل ہو جائے۔ کتبِ فقہ میں اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ .... چنانچہ درمختار میں علامہ حصکفی، منیۃ المصلی میں صاحب منیہ، مختصر میں علامہ کرخی اور علامہ اسبیجابی نے اس کو اختیار کیا ہے کہ دھونے والے کے ظنِ غالب کا اعتبار ہے نہ کہ تثلیث کا، اور اسی کو نوازل میں "علیہ الفتوٰی" سے تعبیر کیا ہے۔ اس کے برعکس امداد، نہایۃ البیان، الفتاح اور عام متون میں تثلیث کو بیان کیا گیا ہے بلکہ بعض کتب میں تو اسی قول پر اقتصار کیا ہے۔ عالمگیریہ میں ظنِ غالب کے قول کو اَرفق اور تثلیث کو اَحوط کہا ہے۔ اور علامہ شامی نے دونوں قسم کے اقوال میں بایں طور تطبیق دی ہے کہ اصل مذہب تو ظنِ غالب کے معتبر ہونے کا ہے، اور عموماً ظنِ غالب چونکہ تثلیث کے بعد حاصل ہوتا ہے اس لیئے عام حالات میں تو قول تثلیث کو اختیار کرنا چاہئیے اور اسی میں احتیاط ہے، البتہ اگر کسی کو تثلیث سے پہلے طہارت کا ظنِ غالب ہو جائے تو وہ چیز پاک شمار ہوگی۔

ج۔ تیسری بات یہ ہے کہ نجاست اگر مرئیہ (نظر آنے والی) ہو تو اُس کی طہارت کیلئے عین کا ازالہ ضروری ہے اور بالاتفاق اسمیں عددِ غسل و عصر کا کوئی اعتبار نہیں، لہٰذا اگر ایک دفعہ سے عین زائل ہو جائے تو وہ چیز پاک متصور ہوگی اور اگر عین زائل نہ ہو تو اُس کا ازالہ ضروری ہے چاہے تین سے زائد مرتبہ میں ہو۔ الّا یہ کہ اُثر کے ازالہ میں مشقت بایں طور ہو کہ اُس کیلئے پانی کے علاوہ کسی دوسری چیز کی بھی ضرورت ہو مثلاً: صابون وغیرہ کی۔ تو ایسی صورت میں اُس کے ازالہ میں تکلف نہیں کیا جائے گا۔

د۔ نجاست اگر غیر مرئیہ ہو تو اُس کو جاری پانی میں رکھنے سے یا اُس پر نل کے کھول دینے سے وہ ناپاک چیز بغیر نچوڑنے اور بار بار ڈبونے کے پاک ہو

Scanned by CamScanner

جائے گی بشرطیکہ کہ اس قدر پانی اُس پر چھوڑا جائے کہ جو پانی کپڑے کو لگا وہ بھی نکل جائے اور اس کے تین مثل مزید پانی اُس پر گذر جائے۔
مذکورہ بالا تمہیدی نکات کے بعد اب بالترتیب جوابات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مذکورہ طریقے پر کپڑے دھونے اور خشک کرنے سے کپڑے پاک ہو جائیں گے بشرطیکہ مشین میں ڈالے ہوئے کپڑے پاک ہوں، یا اگر ناپاک بھی ہوں لیکن مشین میں کپڑوں کے بار بار چکر کاٹنے اور پھر کپڑوں سے صابن نکالنے کیلئے اُس کو بار بار صاف پانی میں ڈالا جائے یہاں تک کہ صابن نکل جائے ... تو پھر بھی کپڑے صاف و پاک ہو جائیں گے۔

۱۔ ("اعلم أن القیاس یقتضی تنجس الماء بأول الملاقاة للنجاسة، لكن سقط للضرورة").

(رد المحتار: كتاب الطهارة، ۱/۵۸۶، رشیدیہ)

۲۔ ("ویطهر محل نجاسة مرئیة بعد جفاف كدم بقلعها: ای بزوال عینها و أثرها ولو بمرة أو بما فوق ثلاث فی الأصح ...... ویطهر محل غیرها: ای غیر مرئیة بغلبة ظن غاسل لو مكلفا وإلا فمستعمل طهارة محلها بلا عدد به یفتی")

(الدر المختار: ۱/۵۹۲، رشیدیہ)

۲۔ جب تک ناپاک کپڑا بالٹی میں ہے اُس وقت تک کپڑا پاک نہ ہوگا بلکہ پانی اور بالٹی بھی ناپاک ہو جائے گی مگر پانی کے ناپاک ہونے کا حکم اُس وقت لگے گا جب پانی اُس نجس کپڑے اور بالٹی سے جدا ہو جائے، لہٰذا ایسی صورت میں پہلے عینِ نجاست کو دھو کر پھر کپڑوں کو بالٹی میں دھویا جائے۔

۱۔ فی التنویر مع الدر: ("إذا وردت النجاسة علی الماء تنجس الماء إجماعا، لكن لا يحكم بنجاسته إذا لاقى المتنجس ما لم ينفصل فليحفظ")

قال ابن عابدین فی الشامیة: قوله (ما لم ينفصل) أي: الماء أو الشيء المتنجس: قال فی البحر اعلم أن القیاس یقتضی تنجس الماء بأول الملاقاة للنجاسة

لکن سقط للضرورة، سواء كان الثوب في إجانة
وأورد الماء عليه أو بالعكس عندنا، فهو طاهر في
المحل ونجس إذا انفصل، سواء تغير أو لا"
(رد المحتار: کتاب الطهارة، ۱/۵۸۶، رشیدیہ)

۳۔ مشین میں چونکہ پانی کی مقدار قلیل ہوتی ہے اور قلیل پانی میں نجس چیز کے ڈالنے سے وہ پانی بھی نجس ہو جاتا ہے اور مذکورہ صورت میں کوئی طریقہ تطہیر بھی استعمال نہیں کیا گیا لہذا ناپاک کپڑے ناپاک ہی رہیں گے، نیز دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ کپڑوں پر اگر نجاست مرئیہ لگی ہو تو عین کا ازالہ اور غیر مرئیہ ہو تو محتاط قول کے مطابق دھونے اور نچوڑنے میں تثلیث شرط ہے جبکہ یہاں دونوں طریقے مفقود ہیں۔

۴۔ جب مسلسل پانی ڈالتے رہیں یا پانی مسلسل بہتا رہا اور ساتھ ساتھ ایک ہاتھ سے ملتے بھی رہیں یہاں تک کہ نجاست زائل ہو جانے کا ظن غالب ہو جائے پھر آخر میں ایک دفعہ نچوڑ دیا تو کپڑا، لنگی وغیرہ بلاشک وشبہ پاک ہو گئی۔

۱۔ "وفي التنوير مع الشرح: (و) قدر (بغسل وعصر ثلاثا) فيما ينعصر وبتثليث جفاف أي: انقطاع تقاطر في غيره،
وهذا كله إذا غسل في إجانة، أما لو غسل في غدير
أو صب عليه ماء كثير أو جرى عليه الماء طهر مطلقا
بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار"
قال ابن عابدين: قوله (أو صب عليه ماء كثير)
أي: بحيث يخرج الماء ويخلفه غيره ثلاثا، لأن الجريان
بمنزلة التكرار والعصر، هو الصحيح")
(رد المحتار مع الدر: ۱/۵۹۴۔۵۹۷، رشیدیہ)

۲۔ "وإزالتها إن كانت مرئية بإزالة عينها وأثرها
إن كانت شيئا يزول أثره ولا يعتبر فيه العدد.....
فلو زالت عينها بمرة اكتفى بها، ولو لم يزل تغسل إلى
أن تزول..... وإن كانت شيئا لا يزول أثره إلا بمشقة بأن
يحتاج في إزالته إلى شيء آخر سوى الماء كالصابون لا
يكلف بإزالته، كذا في التبيين"
(عالمگیریہ: کتاب الطہارات، ۱/۴۲، ۴۳، رشیدیہ)

(جاری ہے ــــــــــــــ)

۳۔ (”إذا وقعت نجاسة في البئر دون القدر الكثير
.....ينزح كل مائها“)

(الدر المختار، كتاب الطهارات، ۱/ ۲۱۱، رشيدية)

۴۔ (”وإزالتها أي النجاسة إن كانت غير مرئية
يغسلها ثلاث مرات“)

(هندية، ۱/ ۴۲، رشيدية)

۵۔ لوٹے کا پانی ہو چاہے ٹینکی کا، جب ٹونٹی، موٹر کے ذریعہ پانی چھوڑ دیا جائے تو جیسے ہی اوپر کی سطح سے پانی بہنے لگے اُسی وقت لوٹے اور ٹینکی کا پانی پاک ہو جائے گا، بظاہر اس جواب پر اشکال پیدا ہوتا ہے کہ پانی بہنے اور جاری ہونے کی صورت تو سوال نمبر (۲) اور (۳) میں بھی کسی قدر پائی جاتی ہے وہاں پر پاکی کا حکم نہیں لگایا گیا جبکہ یہاں پاکی کا حکم لگایا گیا ہے، تو اُس کا جواب یہ ہے کہ یہاں پر صرف پانی ہے جو ماءِ جاری کے حکم میں ہو کر پاک ہو گیا اور پہلی دو صورتوں میں چونکہ پانی میں کپڑے ہیں جن پر نجاست ہے اور کپڑے کی نجاست دور کرنے کیلئے اُس نجاست کے عین کا ازالہ ضروری ہے جو وہاں مفقود ہے

تنبیہ — اوپر کی سطح سے پانی بہنے پر جسطرح ٹینکی کا پانی پاک شمار ہوگا اسی طرح وہ پانی بھی پاک شمار ہوگا جو ٹینکی سے غسل خانوں وغیرہ میں آنے والی پائپ لائنوں میں ہوتا ہے

۱۔ ”يطهر الحوض بمجرد ما يدخل الماء من
الأنبوب ويفيض من الحوض هو المختار، لعدم تيقن بقاء
النجاسة فيه وصيرورته جاريا......“
”إذا كان في الكوز ماء متنجس فصب عليه ماء
طاهر حتى جرى الماء من الأنبوب بحيث يعد جاريا ولم
يتغير الماء فإنه يحكم بطهارته“

(رد المحتار: ۱/ ۱۸۰، سعيد)

۲۔ (”والماء الجاري بعد ما تغير أحد أوصافه وحكم
بنجاسته لا يحكم بطهارته ما لم يزل ذلك التغير بأن يرد
عليه ماء طاهر حتى يزيل ذلك التغير“)

(هندية، ۱/ ۱۰، رشيدية)

(جاری ہے)

٣ــ في التنوير: (ثمّ المختار طهارة المتنجّس بمجرّد جريانه) .... قال ابن عابدين: قوله (بمجرّد جريانه) أي: بأن يدخل من جانب ويخرج من آخر حال دخوله وإن قلّ الخارج، قال ابن شحنة: لأنه صار جاريا حقيقة..... ويخرج بعضه وقع الشك في بقاء النجاسة فلا تبقى مع الشك."

"ومقتضاه أنّه على القول الصحيح (وهو الطهارة بمجرّد جريانه) تطهر الأواني أيضاً بمجرّد الجريان، وقد علّل في البدائع هذا القول بأنّه صار ماء جاريا ولم نستيقن ببقاء النجاسة فيه، فاتّضح الحكم ولله الحمد.")

(رد المحتار: كتاب الطهارة، ١/ ٣٨١، ٣٨٢، رشيدية)

٦ــ صورتِ مسئولہ میں اگر لنگی اور شلوار پر خوب پانی بہایا یہاں تک کہ اُسکے پاک ہو جانے کا ظنِ غالب حاصل ہو گیا تو شلوار اور لنگی پاک ہو جائے گی۔

٧ــ وہ چیزیں جنہیں پانی جذب نہیں ہوتا جیسے المونیم پلاسٹک وغیرہ، جب نجس ہو جائیں خواہ نجاست مرئیہ لگی ہو یا غیر مرئیہ، اوپر سے ایک ہی دفعہ مسلسل پانی چھوڑ کر ملتے جائیں یہاں تک کہ طہارت کا ظنِ غالب ہو جائے تو اس سے مذکورہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔

١ــ "إن الجنب إذا اتزر في الحمام وصبّ الماء على جسده من جنب الظهر والبطن حتّى خرج عن الجنابة ثم صب الماء على الإزار يحكم بطهارة الإزار وإن لم يعصر"

(المحيط البرهاني: باب تطهير النجاسات، ١/ ٢٢٣، غفاريه)

٢ــ "وأما حكم الصب فإنه إذا صب الماء على الثوب النجس إن أكثر الصب بحيث يخرج ما أصاب الثوب من الماء وخلفه غيره ثلاثا فقد طهر، لأن الجريان بمنزلة التكرار والعصر، والمعتبر غلبة الظن"

(الحلبي الكبير: فصل في الآسار: ص ١٨٤، سهيل اكيڈمی)

٣ــ "إن المتنجس إما أن لا يتشرب فيه أجزاء النجاسة أصلاً كالأواني المتخذة من الحجر والنحاس والخزف العتيق..... فطهارته بزوال عين النجاسة المرئية أو بالعدد" (رد المحتار: ١/ ٣٣٢، سعيد)

Scanned by CamScanner

٣۔ "قال الحنفية: إن كان محل النجاسة مما لا يتشرب به شيء أصلا من النجاسة كالأواني الخزفية والمعدنية أو مما يتشرب به شيء قليلا من النجاسة كالجسد والخف والنعل، فطهارته بزوال عين النجاسة"

(الفقه الاسلامي وأدلته، ١/٣٣٥، رشيدية) فقط

والله اعلم بالصواب

كتبه مطيع الله عفي عنه

المتخصص في الفقه الاسلامي،

بالجامعة الفاروقية بكراتشي،

١٣ جمادى الاولى ٢٨ھ

الجواب صحيح

الجواب صحيح

١٩/٦/٢٨ھ